اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ ″ ″

سہ ماہی ۶ ″ ″

ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱/ ۔

یوم چہارشنبہ

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۲ اخاء ۱۳۲۸ ہش	۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۳۳

۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت زیادہ چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بخار اترا ہے۔ ضعف بہت ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام متین کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کرنسی کے متعلق فیصلہ کرتے وقت مشرقی بنگال کا مفاد سب سے زیادہ پیش نظر رہا

ڈھاکہ ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے آج ڈھاکے میں ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت پاکستان نے جب کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس وقت اس کے سب سے زیادہ پیش نظر مشرقی بنگال کے صوبے کا مفاد تھا۔ آپ نے کشمیر کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کے سوا کوئی حل قبول نہیں کیا جائیگا۔ بعد ازاں آپ نے صوبے کے ضلعوں کے مسلم لیگ کے صدور اور سکرٹریوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اپنی ذمہ واری سمجھئے اور مسلم لیگ کو جلد از جلد ایک عوامی جماعت بنانے کی کوشش کیجئے۔ وزیر اعظم کے ہمراہ آپ کی بیگم اور پاکستان کے سکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی ہیں۔

زمینداری کو ختم نہیں کیا جائیگا

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ حکومت سندھ کے وزیر سید میراں محمد شاہ نے حکومت پاکستان کو اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت سندھ نے صوبے میں زمینداری کو ختم نہ کرنے کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔

یہ ملاپ تشدد میں اضافہ کریگا

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ راشٹریہ سیوک سنگھ کے کانگرس میں ملنے سے دہشت انگیزی اور تشدد کی وارداتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائیگا۔

وبائی امراض پھوٹ پڑیں

سری نگر ۱۱ اکتوبر۔ سری نگر اور بارہ مولا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یہاں سخت وبائی امراض پھیل رہی ہیں۔ گذشتہ دو دن کے اندر اندر ۱۹ افراد کی وفات کی اطلاع پہنچ گئی ہے۔

کمیونسٹوں کے دفاتر پر چھاپے

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ بمبئی پولیس کی سپیشل برانچ نے کل انڈونیشیا کمیونسٹوں کے بعض ہیڈ کوارٹروں پر چھاپے مار کر کچھ پمفلٹ برآمد کئے۔ تلاشی لئے جانے والے دفاتر میں بمبئی گرنی کامگار یونین یونائیٹڈ پرنٹنگ پریس اور آل انڈیا سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام قابل ذکر ہیں۔

چین کی نیشنلسٹ حکومت نے کانٹون بھی خالی کر دیا

ہانگ کانگ ۱۱ اکتوبر۔ چین کی جنگ کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ چینی نیشنلسٹ حکومت نے اپنے دار الحکومت کانٹون کو بھی خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ حکومت کے وزیر اعظم اور ۸۰۰ دیگر نیشنلسٹ افسر کانٹون سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور دیگر غیر ملکی سفیر بھی کانٹون کو خالی کر رہے ہیں۔ چین کی پارلیمنٹ کے ۸۰ ممبر بھی آج کانٹون سے جا رہے ہیں۔ باقی کل روانہ ہوں گے۔ جن برطانوی اور فرانسیسی باشندوں کو یہاں کوئی خاص کام نہیں ہے۔ انہیں برطانوی اور فرانسیسی قونصلوں نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ بھی کانٹون کو خالی کر دیں۔

کانگرس پارٹی سے ناطہ توڑ لو

جالندھر ۱۱ اکتوبر۔ سکھ سٹوڈنٹس کانفرنس میں جو در اصل شرومنی اکالی دل کی کانفرنس تھی۔ فیصلہ ہوا۔ کہ سکھ ایم۔ ایل۔ اے کانگرس پارٹی سے الگ ہو جائیں۔ اس کانفرنس میں راشٹریہ سنگھ کے کانگرس میں شمولیت پر بھی کڑی نکتہ چینی کی گئی۔ ایک ریزولیوشن میں سکھوں کے لئے ایک علیحدہ صوبے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ خود ماسٹر تارا سنگھ نے بھی اس کانفرنس کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔ اور کہا۔ کہ مفصل پروگرام کا اعلان ۱۷ اکتوبر کو کیا جائیگا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اسمبلی کے سکھ ممبروں سے علیحدہ ہونے کی بھی اپیل کی ہے۔

سندھ میں اس سال چاول کی فصل پہلے کی نسبت دگنی ہوگی

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سال سندھ میں چاول کی پیداوار پہلے کی نسبت دوگنی ہوگی۔ اور چاول کی یہ دگنی فصل حاصل کرنے کے لئے چاول کی قسم کولمبیا ۱۶ کی کاشت کی جا رہی ہے۔ جو بوئے جانے کے پانچ ہفتے بعد پک جاتی ہے۔ یہ بات ایک تجربے سے ثابت ہو چکی ہے۔ جو سندھ گورنمنٹ نے ۳ ایکڑ رقبے میں کیا تھا۔ اس رقبے میں ۵ لاکھ من چاول پیدا ہوئے۔ اب اس ۵ لاکھ من چاولوں کو بیج کے طور پر استعمال کر کے ٹوکہاری اور دیگر مقامات پر بویا جائے گا۔ یاد رہے۔ کہ چاول کی فصل عام طور پر تین ہفتے کے اندر پکتی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ اگر کولمبیا ۱۶ کا یہ دوسرا تجربہ بھی کامیاب ہو گیا۔ تو پھر اسے سارے صوبے میں رواج دیا جائے گا۔

پاکستان اب کوئلہ ہندوستان کی بجائے بیرونی ملکوں سے خریدیگا

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ چونکہ ہندوستان سے اب کافی کوئلہ ملنے کی امید دن بدن مدھم ہو رہی ہے۔ لہذا حکومت پاکستان اس ضرورت کو پورا کرنے کے دوسرے ذرائع پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے بہت جلد کوئلہ خریدنے کا ایک مشن بیرونی ممالک میں جائے گا۔ گو پاکستان کوئلے کے سلسلے میں ہندوستان کا بڑا خریدار تھا۔ مگر پچھلے دنوں کچھ ایسی مشکلات پیش آتی رہیں۔ کہ اسے دوسری طرف نظر اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ پاکستان کا کوئلے کا سالانہ خرچ ۳۳ لاکھ ٹن ہے۔ جس میں سے ۲۵ لاکھ ٹن وہ ہندوستان سے خریدتا تھا۔ چار لاکھ ٹن وہ خود پیدا کرتا ہے۔ اور باقی ۵ لاکھ ٹن کے قریب دیگر ممالک سے منگواتا ہے۔

وزیر اعظم کو ایل ایل ڈی کی ڈگری

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ سندھ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک خاص جلسہ تقسیم اسناد میں وزیر اعظم پاکستان کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی ڈگری پیش کی جائے۔ سینٹ نے اس امر کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ یونیورسٹی میں دوبارہ ٹیکنالوجی کا مضمون رائج کیا جائے۔ واضح رہے ٹیکنالوجی کا مضمون عملے کی کمی کی وجہ سے اڑا دیا گیا تھا۔

گورنر جنرل پاکستان قلات میں

قلات ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین پہلے سرکاری دورے پر پاکستان کی اہم ریاست قلات کے دار الحکومت میں پہنچے۔ سرحد پر وزیر اعظم اور قلات کے فوجوں کے کمانڈر انچیف نے آپ کو مرحبا کہا۔ اور محل میں خان قلات نے آپ کی پیشوائی کی۔ اور آپ کا دیگر وزراء اور سرداروں سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد آپ نے بہت سے غیر سرکاری معتقدین سے بھی ملاقات کی۔

قانونی کارروائی کی جائے

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ سندھ آبزرور اور مقامی صحافیوں کے درمیان جو تنازعہ چل رہا ہے۔ اور جس کے متعلق پاکستان کے وزیر داخلہ نے بھی بیان جاری کیا تھا۔ اس پر انٹرویو دیتے ہوئے سندھ آبزرور کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے کہا۔ کہ میں نے یونین کے جواب پر ڈائرکٹروں کا کوئی مشورہ نہیں کیا۔ اور نہ بورڈ کی کوئی میٹنگ ہی بلائی ہے۔ کل پانچ ہزار افراد کے عظیم الشان اجتماع میں سندھ آبزرور کے جنرل مینیجر کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔

سر آغا خاں ایرانی نیشنل قرار دیئے گئے

طہران ۱۱ اکتوبر۔ ایرانی کابینہ نے سر آغا خاں کو اسماعیلی فرقے کا مذہبی رہنما اور ایرانی نیشنل قرار دے دیا ہے۔ سر آغا خاں نے بھی اس سلسلے میں انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ میرا خاندان ہمیشہ ہی ایرانی رہا ہے۔ میں برطانوی بھی ہوں۔ اور ایرانی بھی۔ کیونکہ ایک فرد ایک وقت کئی ملکوں کا باشندہ ہو سکتا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس، وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے مصائب اور علاج

(از مکرم عطاء اللہ صاحب مجاہد مسقط و کویت بلاد عربیہ)

وہ خدا جس نے دین اسلام کی بنیاد ابوالانبیاء حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ذریعہ قائم کی وہ جس نے اس کی دعاؤں اور قربانیوں کو قبول کیا۔ اس نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان شخصیت اور خاتم النبیین کو مبعوث فرمایا تا اس چمن میں اسلام کی سرسبزی اور شادابی کی جائے۔ پھر اس کے لئے صحابہ کرام نے اپنا جان و مال قربان کیا۔ یہ کس طرح ممکن تھا کہ خداتعالیٰ اپنے اس چمنِ اسلام کو مرجھانے دیتا۔ اس نے مسلمانوں کے افتراق و تفرقہ کو ان کی کم علمی و کم عملی کو ان کی بےکسی و بےبسی کو ان کے قتل عام کو ملاحظہ کیا۔ اس نے دردمندانِ اسلام کی دعاؤں کو سنا۔ اس نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کیا اور اپنے وقت مقررہ پر مسلمانوں کے موعود امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ لیکن یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اس کی دینی قوم نے اس کے الفاظ و کلام سننے کے بغیر اس کا انکار کیا۔ اس کی تحریریں پڑھنے اور سمجھنے سے قبل سر ہلا دیا اور کفر کے فتوے جاری کر دیئے۔ خدا نے چاہا کہ مسلمانوں کے لئے آنے والی آفات و مصائب سے قبل اس کا علاج تجویز کرے لیکن انہوں نے پرواہ نہ کی۔ خداتعالیٰ نے چاہا کہ اس کا مقرر کردہ حکیم و ڈاکٹر ان کو روحانی بیماریوں سے شفا دے۔ اس نے روحانی بیماروں کے لئے ایک ہاسپٹل جاری کیا تا ان کے روحانی درد کمیں۔ لیکن انہوں نے ہاسپٹل میں داخل ہونے سے قبل اور اس روحانی حکیم و ڈاکٹر کی دوا استعمال کرنے سے قبل یہ واویلا شروع کر دیا کہ ہم کیوں ابھی تک بیمار ہیں۔ کیوں ہم صحت یاب نہیں ہوتے۔ خداتعالیٰ نے مسلمانوں کے افتراق و تفرقہ کو خوب مشاہدہ کیا۔ اس نے چاہا کہ دشمنِ اسلام و دشمنِ قرآن و دشمنِ کعبہ کے برخلاف ایک سیسہ کی مضبوط دیوار تعمیر کرے۔ لیکن مسلمانوں نے اس معمار روحانی کی آواز پر کان نہ دھرا۔ خداتعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک بکھرا ہوا دیکھا جن کا کوئی گلہ بان نہ تھا۔ اس نے اپنے امام مہدی کو بھیجا جو اپنے دکھ درد سے زیادہ مسلمانوں کا دکھ درد بانٹنے والا تھا۔ اور اس نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو متفق و متحد کیا۔ اس نے ایک نظام روحانی مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے لئے قائم کیا۔ لیکن ان کی آنکھیں نہ کھلیں۔ خداتعالیٰ نے دیکھا کہ مسلمانوں کی بیوہ عورتیں اور بچے بھیکاری اور فقیر بن جاتے ہیں۔ اس نے بیت المال قائم کر کے ان کے دکھ درد کو مٹانا چاہا۔ لیکن انہوں نے اس نعمت سے بھی منہ پھیر لیا۔ خداتعالیٰ نے کہا کہ تم مسلمان ایک خیر امت ہو۔ ہم تمہاری اصلاح فلاح و بہبودی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم قرآن مجید کا حامل ایک امتی کو مبعوث کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے چلا چلا کر کہا۔ جبہ پوش مولوی اور علماء نے پکارا کہ اوہ یہ ظلم ہم تو مدت سے یہودی و نصاریٰ بنی اسرائیل کے نبی کے منتظر تھے۔ ہمیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نہیں چاہیئے۔ خداتعالیٰ نے کہا کہ میں امت محمدیہ کی اس دنیا میں عزت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ ان کو روحانی بھیک مانگنے سے غنی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن ہائے افسوس مسلمانوں نے بھوکے فقیر اور بھیکاریوں کی طرح بنی اسرائیل کے نبی کی طرف نظر امید رکھی۔ خداتعالیٰ نے امتِ محمدیہ کا غمگسار بھیجا۔ لیکن انہوں نے یہود و نصاریٰ (جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہیں) ان کے نبی کی آمد کا صرف منتظر رہنا ہی کافی سمجھا۔

برادرانِ اسلام سے ہمدردانہ اپیل!

برادرانِ اسلام اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی مایوسی و ناکامی خوشی و کامرانی میں مبدل ہو جائے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایسی جماعت بابرکت کا فرد ہونے کی سعادت نصیب ہو۔ جو یتیم و بیوگان کی نگہداشت کرتی ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایک خلیفہ وقت اور امام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسلامی بیت المال کی برکتوں سے مستفیض ہوں۔ جو مسلمانوں کی حیات اور قیام زندگی کے لئے بطور قلب کے ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا انتشار و نفاق مضبوط اتفاق و اتحاد اور تنظیم میں بدل جائے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دلوں میں حقیقی ایمان و یقین پیدا ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو نمازوں میں خشیت اللہ اور لذت محسوس ہو جو آپ کو بدیوں سے نجات دلا سکے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ صحیح تفسیر قرآن سے واقف ہوں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مجاہدین اسلام اور مبلغ اسلام بن کر دنیا میں پھیل جائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگیوں میں حقیقی انقلاب آئے اور آپ تمدن اسلام کا ایک نمونہ بن سکیں۔ وہ جن کے بال سفید ہو چکے ہوں۔ دانت جھڑ چکے ہوں اور تسبیح کے دانے گھس چکے ہوں۔ لیکن خدا کا کلام و رویا و کشوف سے محروم ہوں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا دیکھیں۔ عشق خدا کا حقیقی مزا دیکھیں۔ تو آج ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ یہ تمام دینی و دنیاوی نعمتیں اس جماعت میں شامل ہونے سے

جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور کا پبلک تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۸ اکتوبر بروز اتوار خاص ہڈیارہ میں منعقد ہوگا۔ پہلا اجلاس صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور دوسرا اجلاس ۲ بجے سے ۴½ بجے تک ہوگا۔ درمیانی وقفہ طعام و نماز کے لئے ہوگا۔ دوپہر کا کھانا جماعت مقامی کی طرف سے ہوگا تمام احباب سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی درخواست ہے۔

ہڈیارہ کو بسیں سرائے سلطانی سے جاتی ہیں یہ ہیر کے روڈ پر قریباً اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ خاکسار سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد چوہدری محمد یوسف صاحب غوث گڑھی بیمار ہیں۔ نیز سخت مالی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور مالی مشکلات دور کرے۔

خاکسار محمد عیسیٰ کارکن دفتر وصیت ربوہ

(۲) میرے بڑے بھائی نور علی خاں صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ حامد علی آصف لاہور

(۳) خاکسار کے والد منشی محمد حنیف صاحب بہ عارضہ ضعف قلب بیمار ہیں احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد حمید احمد

(۴) خاکسار ایک ماہ سے سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

خاکسار عبدالعزیز خاں ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

(۵) سردار عبدالرحمن صاحب بی۔اے سابق مہر سنگھ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد بھلوال ضلع سرگودھا۔

پتہ مطلوب ہے

مکرمی محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب فیروزپوری اپنے موجودہ پتہ سے نظارت بیت المال کو اطلاع دیں اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو ذاتی طور پر علم ہو تو وہ مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نظارت بیت المال ربوہ

بفضل خدا آپکو نصیب ہونگی۔ اور آپ دنیا میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک خوشقسمت قوم بن جائینگے جس سے کامیابی و کامرانی آپکے قدم چومیگی۔ وما علینا الا البلاغ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

کامیاب تجربہ تیس سال سے ہو رہا ہے۔ کیونکہ آج تک یہ دعویٰ تو بڑے سے بڑے کمیونسٹ کو بھی کبھی نہیں ہوا کہ کمیونزم ایک آدھ گھنٹے کے لئے بھی کسی خطہ پر کامیاب ہو چکا ہے۔

پھر اسلام اور کمیونزم کا جمہوریت مساوات سرمایہ کی عادلانہ تقسیم کا تصور اور ان کے حصول کا طریق کار کا فرق اتنا ہی بین ہے جتنا کہ اس کائنات کے کوئی خالق ہونے یا نہ ہونے کا فرق بین ہے۔ اسلام نے جو تصور پیش کیا ہے وہ کائنات اور کائنات کے بنانے والے کو سامنے رکھ کر کیا ہے۔ مگر کمیونزم نے صرف کائنات کو ہی سامنے رکھ کر اپنا تصور گھڑا ہے۔ اس لئے دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ نہ کمیونزم اور نہ مذہب بچے پیدا کرنے سے روکتا ہے مگر پیدائش پیدا کنندہ میں فرق ہوتا ہے۔ کیا فرق نہیں؟ اگر آپ کے خیال میں کوئی فرق نہیں تو آپ کمیونسٹ تو رہ سکتے ہیں مگر اسلام آپ کو اپنی آغوش میں جگہ نہیں دے سکتا۔ اگر فرق ہے تو اسی طرح کمیونزم اور اسلام کی پیش کردہ جمہوریت مساوات اور سرمایہ کی عادلانہ تقسیم کے تصور اور ان کے حصول کے طریق کار میں فرق ہے۔ کیونکہ اسلام کے پیچھے ایک زندہ جاوید فعال مابعد ہستی کا سینکشن ہے۔ کمیونزم کو کسی ایسے سینکشن کی کوئی ضرورت نہیں کیا اس وجہ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں پڑتا؟ (باقی)

ربوہ میں اراضی ریزرو کرنے والوں کے متعلق نہایت ضروری اعلان

بعض احباب نے سکنی اغراض کے لئے ربوہ میں زمین ریزرو کروائی ہوئی ہے لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی۔ ایسے احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب اعلانات سابقہ قیمت کا تاریخ ریزولیوشن سے چھ ماہ کے اندر ادا کیا جانا ضروری ہے ورنہ سودا منسوخ کر دیا جائے گا اور پھر بعد میں مقرر ہونے والے نرخ پر زمین دی جائے گی۔ اس لئے یہ زمین ریزرو کرانے والے دوستوں کے اپنے مفاد میں ہے کہ قیمت تاریخ ریزولیشن کے اندر اندر چھ ماہ کے اندر اندر ادا کر دیں۔ ۵۰۰/- روپے کنال سے کم نرخ پر زمین خریدنے والوں میں سے بھی بعض دوستوں کے ذمہ بقایا جات ہیں۔ انہیں بھی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بقائے فوراً ادا کر دیں اگر ان کی طرف سے پوری قیمتیں ادا نہ ہوئیں تو ان کے سودے منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء

130

کمیونزم کمیونزم ہے اور اسلام اسلام

ایک صاحب "طاہر نانیالی دیوبندی" نام ہفت روزہ آفاق میں لکھتے ہیں۔

"اسلام کے مکمل دستورِ حیات کا منکر کوئی ایسا ہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو اسلام سے ناواقف ہو۔ اسلام یقیناً دینی اور سیاسی زندگی کے بنیادی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ مگر اس اعتراف حقیقت سے تو ہماری مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ مریض کی حالت خطرناک حد تک پہونچی ہوئی ہے۔ حکیم صاحب اس کو یقین دلا رہے ہیں۔ "نفیسی اور شرح اسباب" میں اس مرض کے بہترین نسخے ہیں۔ کیا "نفیسی" کا نام لینے سے مرض کافور ہو جائے گا۔ پہلے حاذق حکیم مرض کی صحیح تشخیص کرے۔ اس کے بعد دوا تجویز کر کے عمل کرائے۔ پھر مریض کی شفایابی کی توقع رکھنی چاہیئے۔ اسلام کے دستورِ حیات میں مشینی دور کی پیدا کی ہوئی خرابیوں۔ جاگیردارانہ نظام کی وجہ سے پیدا ہونے والی الجھنوں کا کیا علاج ہے۔ یہ کام تم کا ہے وہ بتائیں کہ کیا ہے۔ اور اگر ان مادی کشمکشوں کا حل اسلام کے روحانی نظام میں نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام دین اور سیاست کے روحانی امتزاج کا نام ہے۔ تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بموجب کہ دین کی باتیں مجھ سے سیکھو۔ اور دنیا کے کام تم خود بہتر سمجھتے ہو۔ کیوں ہم اشتراکیت کے اقتصادی اور معاشی اصولوں کو نہ اپنا لیں۔ اگر تصوف اسلامی میں ویدانت کے لئے گنجائش ہو سکتی ہے۔ یونانی منطق اور فلسفہ کو قرآن کی تفسیروں اور حدیث کی تشریحات میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ ہندو تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کو اسلامی تہذیب و تمدن اور علوم و فنون میں کھپایا جا سکتا ہے۔ فن تعمیر میں علم الاصنام سے مدد لی جا سکتی ہے۔ سائنس کے جدید ہتھیاروں کی مادیت سے روحانیت کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ تو کمیونزم کے اقتصادی اور معاشی زریں اصول کیوں ٹھکرا دیئے جائیں۔ شہنشاہیت کے وجود کی حمایت کی جا سکتی۔ اور اس کو قرآن سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ بدترین سفاک شخصی حکمرانوں کو ظلِ سبحانی اور خلیفۂ رحمانی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسلام کی جمہوریت کو پامال کرنے والوں کو امیر المومنین کہا جا سکتا ہے۔ مگر نہ جانے شریعت کی گہری اور سچی حقیقتوں سے کیا پرخاش ہے۔

بیا و رید گر ایں جا بود سخندانے

اگر کمیونزم جمہوریت مساوات سرمایہ کی توازن آفرینی پیش کرتا ہے۔ تو اسلام بھی جمہوریت مساوات اور سرمایہ کی عادلانہ تقسیم کا منکر نہیں ہے۔ کمیونزم کے اقتصادی اور معاشی اصولوں کا جو کامیاب تجربہ تیس سال سے ہو رہا ہے۔ خلافت راشدہ اور عمر ابن عبدالعزیز کے عہد امارت کو چھوڑ کر اس کی نظیر کو اشتراکی ممالک بھی پیش نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی کوئی شخصی حکومت اشتراکیت کی تجربہ گاہ یعنی سویٹ روس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہ میرے عقیدت مندانہ جذبات نہیں۔ بلکہ تاریخ کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔ مولانا بدایونی کا فتوائے کفر مجھے مرعوب نہیں کر سکتا۔ ہمارے اسلام اور کفر کا فیصلہ یہ مولانا نہیں کر سکتے"۔

(آفاق ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

ہم نے یہ طویل اقتباس اس لئے درج کیا ہے۔ تاکہ طاہر صاحب کا پورا پورا استدلال سب کے سامنے آجائے۔ اس تحریر میں مسلمانوں کو کمیونزم کے طریقے اختیار کرنے کے لئے اکسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور جیسا کہ اس قسم کے لوگوں کا وطیرہ ہے۔ یہ کام "اسلام کی آڑ" لے کر کیا گیا ہے۔ کمیونزم کا یہی ایک ہتھیار ہے جو ہر جگہ موقع اور وقت کے لحاظ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جس قسم کے خیالات کے لوگوں میں کمیونزم پھیلانا ہوتا ہے۔ اسی قسم کا لباس اس کو پہنا دیا جاتا ہے۔ اور جب لوگ دام ہمرنگِ زمیں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ تو کمیونزم کا تیندوا اپنی تاروں کو زیادہ سے زیادہ سکیڑ لیتا ہے۔ تاکہ شکار کسی طرح سے چھٹنے نہ پائے اور اسکو آسانی سے اپنے جسم کا جزو بنا لے۔

آپ کے استدلال کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چونکہ اسلام کے صاف و شفاف پانی میں ہندو ویدانت۔ یونانی منطق اور فلسفہ۔ ہندو تہذیب و تمدن اور علوم و فنون وغیرہ کی نجاستیں اور غلاظتیں ملادی گئی ہیں اس لئے اگر کمیونزم کی غلاظت کا بھی اضافہ کر دیا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ آپ کے خیال میں سائنس کے جدید ہتھیاروں کی مادیت سے اسلامی روحانیت کی حفاظت کرنا اور شہنشاہیت کے وجود کی حمایت کرنا وغیرہ وغیرہ ایک قسم کی باتیں ہیں۔ اور اگر اہلِ اسلام دین کی حفاظت سائنسی ہتھیاروں سے کریں۔ اور ان میں شہنشاہی کے طریقے رائج ہو جائیں۔ تو گویا اسلام دونوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دین کی حفاظت کرنا خواہ سائنسی ہتھیاروں سے کی جائے۔ اسلام میں جائز ہے۔ اور شہنشاہیت ناجائز ہے۔ آپ کو یہ غلطی لگی ہوئی ہے۔ کہ اسلام مادیت کا دشمن ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام مادیت کا دشمن نہیں بلکہ اس مادیت کا دشمن ہے۔ جو زندگی کو مادیت پر ہی ختم کر دیتی ہے۔ اسلام تو نام ہی مادیت کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کا ہے۔ باقی رہی شہنشاہیت وغیرہ۔ تو یہ ایک نظام حکومت ہے۔ جس کو قطعاً اسلام کی تائید حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی اس کا وجود قرآن کریم سے اسی طرح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح کمیونزم کے دلدادہ اصحاب کمیونزم کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اس میں اسلامی اصول کا کیا قصور ہے۔ اور یہ عجیب دلیل ہے۔ کہ چونکہ بعض دوسروں نے غلط طور پر شہنشاہیت قرآن کریم سے ثابت کی ہے۔ اس لئے ہمیں بھی حق ہے۔ کہ ہم بھی غلط طور پر کمیونزم قرآن کریم سے ثابت کریں۔

اگر آپ کے خیال میں اسلام کے مکمل دستورِ حیات کا منکر وہی ہو سکتا ہے۔ جو اسلام سے ناواقف ہے۔ تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ خواہ نخواہ اسلام کے مکمل دستور کو کمیونزم کا مرہونِ منت بنایا جائے۔ یہ تو عجیب و غریب دلیل ہے۔ کہ ہم ایک دستور کو مکمل دستورِ حیات بھی مانیں۔ اور پھر اس امر پر بھی مصر ہوں۔ کہ اس مکمل دستورِ حیات میں کمیونزم کی ٹھگلی بھی ضرور لگائیں۔ اگر اسلام یقیناً دینی اور سیاسی زندگی کے بنیادی مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ تو محض اس لئے کہ آپ خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ اور اس پر جو عمل کرنے کے نتائج ہیں۔ ان سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو متمتع نہیں ہونے دیتے۔ یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ کمیونزم کے طریقوں کو اپنا لینا چاہیئے۔

ہمیں اس استدلال کی بھی سمجھ نہیں آئی۔ کہ اگر کہا جائے۔ کہ اسلام کمیونزم سے بہتر دستورِ حیات پیش کرتا ہے۔ تو اس کے صرف یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ بس اس بات کا نعرہ لگانا ہی کافی ہے۔ یہ کس نے کہا ہے کہ اسلام کے دستورِ حیات پر عمل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور محض اس حکیم صاحب کی طرح جو مریض کو اس بات سے تسلی دیتا ہے۔ کہ نفیسی اور شرح اسباب" میں مرض کے بہترین نسخے ہیں۔ پس اسلام کی خوبیاں ہی بیان کر دی جایا کریں۔ اور اس کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے۔ آخر وہ لوگ کون ہیں۔ جو اسلام کے دستور پر عمل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مگر ان کو اس پر عمل کرنے سے روکا جاتا ہے۔ محض یہ بات۔ کہ دنیا کہ کسی ایک علاقہ میں کمیونزم پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اور اسلام کے دستورِ حیات پر کسی جگہ عمل نہیں کیا جاتا۔ اول الذکر کو اپنانے پر کس طرح دلالت کرتا ہے۔ کیا زینہ یہ جو جوا بڑے نظام کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ چونکہ لاہور کے مسلمان ویسے باقاعدگی سے نماز نہیں ادا کرتے۔ اس لئے لاہور کو بھی قمار خانہ میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔

پھر جناب طاہر صاحب کی یہ دلیل بھی عجیب و غریب ہے۔ کہ

"اگر کمیونزم جمہوریت مساوات سرمایہ کی توازن آفرینی پیش کرتا ہے۔ تو اسلام بھی جمہوریت مساوات اور سرمایہ کی عادلانہ تقسیم کا منکر نہیں ہے"۔

اگر یہ درست ہے۔ تو اس سے یہ کیونکر لازم آتا ہے۔ کہ ہم کمیونزم کو ضرور اپنا لیں۔ اگر کمیونزم اور اسلام ایک ہی چیز ہیں۔ تو پھر کمیونزم کمیونزم کی رٹ لگانے کی ضرورت کیا ہے۔ آپ سیدھی طرح کیوں نہیں کہہ دیتے۔ کہ اسلام پر عمل کریں۔ کمیونزم سے انسپریشن لینے کی کیا ضرورت ہے۔ خاص کر جبکہ آپ مانتے ہیں۔ کہ خلافت راشدہ اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانوں میں جو نظام رائج ہوا تھا۔ اس کی نظیر تو اشتراکی ممالک بھی پیش نہیں کر سکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کمیونزم کے متعلق یہ محض حسن ظن ہے۔ کہ اس کے اصولوں کا

باقی دیکھو صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ پر اعتراضوں کی اصل حقیقت

(از مکرم ملک فضل حسین صاحب)

(۱)

پاکستان میں بسنے والے دوسروں کی طرح تنگدل نہیں، متعصب نہیں، چھوت چھات کے قائل نہیں، ذات پات کے حامی نہیں، غیروں کو حقیر اور اپنے آپ کو افضل و برتر سمجھنے والے نہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ وسیع القلب فیاض، مصالحت پسند، رواداروں مہمان نواز ہیں۔ اور یہ صفات انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی ہیں۔

جس طرح زمانہ قدیم میں اس ملک کے دروازے غیر ملکی نو واردوں کے لئے وا رہتے تھے اسی طرح اب بھی غیر پاکستانیوں کے لئے کھلے پڑے ہیں جس طرح پہلے غیر ملکی مہمانوں کی یہاں آؤ بھگت ہوتی تھی انہیں اپنے حفظ و پناہ میں رکھا جاتا تھا ان کی دلجوئی و دلداری کی جاتی تھی۔ ان کے آرام و آسائش کا ہر طرح اہتمام کیا جاتا تھا۔ انہیں ہر قسم کی تکلیف اور ایذا سے بچایا جاتا تھا۔ ان کی تجارت و کاروبار میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی تھی انہیں زیادہ سے زیادہ مراعات بخشی جاتی تھیں اور ان کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی تھیں۔ اسی طرح اب بھی غیر ملکیوں کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ ان کی خاطر داری کی جاتی ہے اور جہاں انہیں پاکستان میں آ کے یہاں رہنے اور ذمہ داری کے عہدوں پر فائز ہونے اور تجارت پیشہ اصحاب کو یہاں سرمایہ لگانے اور کاروبار پھیلانے کی دعوت دی جاتی ہے اور جہاں اس ملک کی معاشیات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور اس سے متمتع ہونے کے مواقع بہم پہنچائے جاتے ہیں وہاں ان کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت بھی کی جاتی ہے۔ مگر نہایت افسوس اور دلی رنجوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس طرح زمانہ اولیٰ میں مسلمانوں کو ان کی وسعت قلبی رواداری اور مہمان نوازی کے بدلہ میں بعض غیر ملکی لوگوں سے ناگفتہ بہ تکلیفیں اٹھانی پڑی ہیں، جن پر کہ اس ملک والوں نے لطف و کرم کے مینہ برسائے تھے اور ان کے ساتھ ترجیحی سلوک کر کے اور انہیں خاص رعایتیں دے کر زر و جواہر سے ان کی جھولیاں بھر بھر دی تھیں۔ آج انہیں جود و سخا کرنے والے مہمان نواز مسلمانوں کی اولاد کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو رہا ہے جس طرح پہلے وقتوں میں بعض غیر ملکی سیاحوں اور سوداگروں نے مسلمان میزبانوں کی نیکیوں کا بدلہ انتہائی بدی کی صورت میں دیا اور اپنے محسنوں اور مربیوں کے زیر سایہ رہ کر اور ان کے گھروں میں آسائش تمام قیام پذیر ہو کر بھی انہی کے خلاف زہر چکانی کے مرتکب ہوتے رہتے تھے اور ان کی ذات گرامی کے خلاف ان کی آل اولاد کے خلاف اور ان کے ننگ و ناموس کے خلاف طرح طرح کے اتہام بہتان اور افترا باندھتے رہے اور انہیں اپنی قوم اپنے ملک اور معاصرین کی نگاہوں میں ذلیل و رسوا کرتے رہے۔ اسی طرح زمانۂ حال میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اس وقت کے رسوائے عالم خانماں برانداز انگریز، برنیر اور منوچی وغیرہ وغیرہ احسان فراموش محتاج اپنے خداوندان نعمت اور فیاض آقاؤں کے خلاف گند بکھیر کر اپنی "شرافت" کا جو ثبوت چھوڑ گئے ہیں آج انہی بد باطن اور بد سرشت لوگوں کی افترا پردازیوں اور بہتان تراشیوں کو نئے نئے انداز سے دوہرا دوہرا کر بعض نو وارد غیر پاکستانی اپنے میزبان پاکستانیوں کے دل دکھانے میں باک نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی شرافت اور رواداری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت بری طرح ان کے دل مجروح کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس کی تازہ مثال اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا وہ مضمون ہے جس میں حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی ذاتِ گرامی پر قطعی بیہودہ۔ لغو۔ بے بنیاد۔ جھوٹے اور سراسر مفتریانہ اعتراض کر کے مسلمانوں کے جذبات سے بری طرح کھیلا گیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت عالمگیر علیہ الرحمۃ کے چال چلن پر جس قسم کے اعتراض کئے گئے ہیں اور جس گھناؤنی اور گھنونی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے تھوڑی ہے۔ کیونکہ اس میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے محض جھوٹ کذب۔ بہتان اور افترا ہے اور یہ بہتان بندی اور افترا پردازی ان لوگوں نے کی ہے جو حضرت عالمگیر علیہ الرحمۃ کے عہد سعادت مہد میں وارد ہند ہوئے تھے اور جن کو مسلمانوں نے اپنا معتمد بنایا۔ ان پر لطف و احسان کی بارشیں برسائیں۔ ان کے مراتب بلند کئے۔ انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب پر فائز کیا اور دل کھول کر ان کی خاطر داریاں کیں اور انہیں نوازا اور خوب خوب نوازا۔

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مقالہ نگار نے اپنے دلخراش مضمون میں جو کچھ لکھا ہے وہ اسی بدگہر اور بدقماش نکولاس منوچی کے خرافات واہیہ کی بناء پر لکھا ہے۔ حالانکہ یہ مفتری اور بہتان طراز قطعاً اس لائق نہیں کہ اس کی کسی بات پر اعتماد کیا جائے یا اس کی تحریر وں کی بناء پر سول جیسے ذمہ دار اخبار میں مضامین لکھے جائیں اور بے وجہ مسلمانان پاکستان کے جذبات پامال کئے جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس عالی مرتبت اور بزرگ بادشاہ پر معترضین بیسیوں اعتراض کرتے چلے آتے ہیں اور عیسائی ہندو اور سکھ مؤرخین و معترضین آپ پر جبر ظلم اور جور و تعدی۔ تعصب و تنگدلی کا الزام لگاتے چلے آتے ہیں (حالانکہ یہ بھی تمام تر بے بنیاد اور غلط محض ہیں) مگر ان ویسی اور بدیسی معترضوں نے اس نیک اور بلند اخلاق شہنشاہ کے پاک دامن پر کسی قسم کی حرف گیری نہیں کی۔

اس وقت ہمارے سامنے کٹر اور متعصب ہندو مہاسبھائیوں۔ کانگرسیوں اور آریہ سماجی مؤرخوں کی متعدد تصانیف و تواریخ ہائے ہند پڑی ہیں۔ ان کتابوں کے مصنفوں نے حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ پر بیسیوں اعتراض کئے ہیں اور مختلف پیراؤں میں اور مختلف انداز میں اعتراض کئے ہیں۔ مگر ایک سیاہ قلب کے سوا اور کسی نے بھی آپ کے چال چلن آپ کے اخلاق۔ آپ کی نیکی و طہارت پر حرف گیری نہیں کی یہی نہیں کہ ان لوگوں نے اس بارہ میں کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ ان میں سے ہر ایک نے ہی اس بلند مرتبت اور عالیجاہ شہنشاہ اعظم کے اخلاق۔ اطوار اور کیرکٹر کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔ اور کھلے لفظوں میں آپ کی نیکی۔ تقویٰ و طہارت کا اعتراف کیا ہے۔

اخبار سول ملٹری کے مضمون نگار کا رسوائے عالم مسٹر نکولاس منوچی کی خرافات کی مجموعہ کتاب "سٹوریا ڈو موگور" کو سند بنانا کسی حال میں بھی جائز نہ تھا۔ اور نہ کوئی سمجھدار انصاف پسند اور شریف انسان اسے جائز قرار دے سکتا ہے۔

جس شخص نے منوچی کی منذکرہ بالا کتاب کا سرسری مطالعہ بھی کیا ہوگا۔ یقیناً وہ اس کی جہالت اور افترا پردازی کا قائل ہو گیا ہوگا۔ کیونکہ اس شخص نے اس کتاب میں اپنی بے علمی۔ ناواقفی اور جہالت کے ایسے ایسے نمونے چھوڑے ہیں کہ ان کو اگر جمع کر کے سکول کے طالبعلموں کے سامنے رکھ دیا جائے تو وہ بھی انہیں پڑھ کر بے ساختہ ہنس دیں اور اس کی جہالت و نادانی پر تعجب کریں۔ یہ شخص جس کی سند سول کے نامہ نگار نے پیش کی ہے وینس کا رہنے والا تھا تلاش روزگار میں وارد ہند ہوا۔ اس نے کوشش کی کہ شاہجہان کے دربار میں باریابی ہو جائے۔ مگر اس میں اسے کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ آخر ایک اور فرنگی کے توسط اور کوشش سے اس کو ولیعہد سلطنت شہزادہ دارا کے حضور رسائی حاصل ہو گئی۔ اور یہ دارا کی ملازمت میں داخل ہو گیا اور دارا کے واقعۂ قتل تک اسی کی سرکار سے وابستہ رہا۔ اس کے بعد وہ حضرت اورنگ زیب کے امراء وزراء اور شہزادوں کی طبی خدمت بجا لاتا رہا۔ مگر باوجود اس کے اس شخص کو نہ تو سرکاری دفاتر اور ان کے ریکارڈ تک رسائی ہو سکی اور نہ یہ ہندوستان کے صحیح تاریخی حالات سے واقف و آگاہ ہو سکا۔

گو اس نے اپنی کتاب میں جا بجا اپنی تاریخی معلومات کے مستند و معتبر ہونے کا ڈھنڈورا پیٹا ہے۔ اور اپنے معتبر اور صدق مقال ہونے سے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس شخص کو تاریخ الہیات سے کوئی دور کی بھی نسبت نہ تھی۔ یہ تو اول درجہ کا قصہ گو مفتری اور کذاب شخص تھا جسے صحیح واقعات معلوم کرنے اور انہیں دوسروں تک پہنچانے کی توفیق ہی نہیں مل سکی۔ عجیب بات ہے کہ یہ اپنی مہم دانی کے متعلق شیخیاں بگھارتا ہوا ایک جگہ یوں چوراہے میں اپنی تاریخ دانی کا بھانڈا خود ہی یہ کہہ کر پھوڑ دیتا ہے کہ:۔

"وینس سے روانگی کے وقت میں لاطینی اور کچھ کچھ فرانسیسی خوب بول سکتا تھا۔ دوران سفر میں میں نے کچھ ترکی اور کچھ فارسی سیکھی اور اب چونکہ ہندوستان میں رہائش پر مجبور دیکھ کر میں ہندوستانی زبان سیکھنی شروع کی۔ اور چونکہ مجھے مغلیہ بادشاہت کے معاملات جاننے کی خواہش تھی اس لئے تلاش کرنے کرنے مجھے ایک بوڑھا عالم بھی مل گیا۔ جس نے مجھے مغل شاہوں اور شہزادوں کے شاہی حالات بتلانے کا ذمہ لیا۔ اور اسی وجہ سے میری رائے ہے کہ پڑھنے والے یہ خیال کر سکیں کہ میرے پاس جو واقعات پہنچے ہیں وہ خاص خاص ہیں۔ انہیں خوشی سے سنیں گے"۔ (جلد اول ص۸۲)

اس اطالوی طبیب کے مندرجہ بالا خود نوشتہ الفاظ پڑھ کر ناظرین بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ اس کی تمام بنیاد تاریخی معلومات کا منبع و مصدر محض ایک مجہول "بوڑھا عالم" اور اس کی زبانی روایات ہیں جو وقتاً فوقتاً وہ اسے سناتا رہتا۔ پس قارئین کرام خود ہی خیال فرمائیں کہ اس مجہول عالم کے بیان کردہ واقعات کہاں تک تاریخی کسوٹی پر پورے اتر سکتے ہیں؟

ہم نے اس کی کتاب کو بالاستیعاب پڑھا ہوا ہے ہم پورے وثوق یقین اور تحدی کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس شخص سے بڑھ کر تاریخی معلومات میں کچا غیر معتبر دروغ گو اور گپی شاید ہی اور کوئی ہوگا اور یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ جو شخص بھی اس کی کتاب کا مطالعہ کرے گا وہ ہماری رائے کی تائید کرنے پر مجبور ہوگا۔ ممکن ہے وہ اصحاب جنہیں اس کی کتاب پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا وہ اس رائے پر اظہار تعجب کریں اس لئے ہم اپنی تائید میں دو بے لاگ غیر مسلم مؤرخوں کی آراء پیش کرتے ہیں۔ جن کے پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی شخص ہماری رائے سے اختلاف کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

آریہ سماج کے مشہور اپدیشک اور مشنری مہتہ جیمنی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:۔

"منوچی نکولاس نے بہت سے واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل غیر معتبر و بلا شہادت تحریر کئے ہیں۔ جو محض سماعی شہادت پر مبنی ہیں۔ نہ تو اس کی رسائی شاہی دستاویزات تک اور نہ دربار تک تھی۔ اس سے اس زمانہ کے مورخوں کے کچھ حصے کے کئی ضخیم کتاب بتائی۔ صحیح حالات کا پہنچنا۔ ان (غیر ملکی) لوگوں تک مشکل تھا۔ نیز ناکافی ادبی، فارسی زبان سے ناواقف ہونے کے باعث نہ تو وہ فارسی کتب سے حالات لکھ سکتے تھے۔ نہ اپنی آنکھوں سے کاغذات یا دفتر سرکاری کی پڑتال کر سکتے تھے۔ اس لئے سنی سنائی باتوں پر ہی یقین کر لیتے تھے۔ اورنگ زیب کی زندگی کا روشن اور اصلی پہلو صفحات۔

(۳) اسی طرح الہ آباد کے مشہور اور نامور مورخ پروفیسر ایشوری پرشاد ایم۔ اے ڈی لٹ نے بھی اپنی کتاب "بھارت ورش کا اتہاس" میں تسلیم کیا ہے کہ

"منوچی نام کا اٹالین سیاح بہت دنوں تک ہندوستان میں رہ چکا ہے۔ یورپین سیاحوں میں اس کا تذکرہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔ اس نے سچی باتوں کے ساتھ گپیں بھی خوب ہی لکھی ہیں۔ اس نے بھی بادشاہ اور اس کے امراء کی دولت کا خوب ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ کسان اور کاریگر غریب اور دکھی رہتے تھے۔ لیکن منوچی کی تحریروں کا زیادہ حصہ ناقابل یقین ہے" ص ۲۹۳

(باقی)

درخواستِ دعا

عزیزہ امۃ الضیاء بنت چودھری مبشر احمد صاحب انسپکٹر پولیس گزشتہ تین چار ماہ سے بخار میں مبتلا ہے کچھ دنوں سے تکلیف اور نقاہت زیادہ ہو گئی ہے لہذا احباب جماعت اور صحابہ کرام سے التماس ہے کہ عزیزہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خادم ثناء اللہ جیلی از بہلول پور)

چودھری ملک محمد حسین صاحب احمدی سیالکوٹ کانسٹیبل سیالکوٹ کا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب صحت دعا فرمائیں۔ الطاف حسین خان احمدی موضع اوڑے پور کٹیا ضلع شاہجہان پور (یو۔ پی)

اس زمانہ کا ربانی مصلح
اس کا دعویٰ اور اس کی تعلیم
اس کے اپنے الفاظ میں
حق کے طالب کے لئے مفت
تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے چار
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عہدِ نبوی کا ایک مقدس اور جلیل القدر صحابی

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

131

اسلام کے دور اول میں عرب کے قبائل بوجہ بتوں سے انتہائی محبت و عقیدت رکھنے کے توحید کو نہیں دوڑتے تھے۔ بلکہ ان کے دلوں میں دینِ حق کے خلاف حد درجہ نفرت کے جذبات پائے جاتے تھے۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مقدس آمد کا مقصد ہی توحید الٰہی کا قیام اور بتوں وغیرہ جھوٹے معبودوں وغیرہ کی الوہیت کا خاتمہ تھا۔ اس صورتِ حال کی موجودگی میں بھلا کفار عرب کیونکر اسلام کی زندگی بخش آواز کو اپنے لئے خیر و برکت کا موجب سمجھ سکتے تھے۔ ان کے لئے تو یہ آواز موت کا ایک پیغام تھا۔ وہ تو یہی چاہتے تھے۔ کہ جس طرح بھی ہو یہ صداقت بھری آواز مکہ کے اس مقدس اور بابرکت گھرانے کی چار دیواری سے باہر نکلنے نہ پائے۔ جس میں سلامتی کا شہزادہ (یعنی ہمارے سردار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قیام فرما تھا۔ مگر مشیت ایزدی یہی تھی۔ کہ آسمانی پیغام نہ صرف عرب کی وادیوں میں بلکہ تمام دنیا کے بحر و بر میں بجلی کی طرح پھیل جائے اور حق کے متلاشی۔ دعوت حق کے طالب اس پر لبیک کہتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائیں۔

رہنمائے الٰہی کے مطابق قلیل عرصہ میں ہی اسلام دور دراز علاقوں میں پھیلنے لگا۔ اور خدا تعالیٰ کی سچی توحید تاریک و تار گھرانوں میں جاگزیں ہونے لگی۔ کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے کچھ یہاں سے اور کچھ وہاں سے آدم کے فرزند حق و صداقت کے جھنڈے تلے آنے شروع ہو گئے۔ انہی دنوں کی بات ہے۔ کہ ایک حبشی غلام حلقہ بگوشِ اسلام ہوا۔ اہل مکہ نے اس عاشق رسول پر انتہائی طور پر ظلم و ستم ڈھانے شروع کر دیئے۔ اور اسے کہا گیا کہ دیکھو! تم نے جس مذہب کو اختیار کیا ہے۔ اسے یکدم چھوڑ دو ورنہ تمہاری خیر نہیں کیونکہ اس خادم رسول نے بہت سوچ و بچار کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اس لئے کفار مکہ کی ان گیدڑ بھبکیوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس کے پایۂ استقلال میں ذرا بھر بھی لغزش واقع نہ ہوئی۔ بلکہ وہ ایمانیات میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا گیا۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں پر سے جور و ظلم کا زمانہ دور ہوا۔ اور خدائی نوشتوں کے مطابق ان پر خوشی و شادمانی کے دن عود کر آئے تو وہی حبشی غلام جس پر مکہ والوں نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ مسلمانوں کا سردار کہلایا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے نامور صحابی اسے مسلمانوں کا سردار کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔

یہ اتنا بڑا روحانی انقلاب کہ ایک حبشی غلام مسلمانوں کا سردار کہلایا۔ کس مقدس رسول کی قوتِ قدسیہ کا نتیجہ تھا؟ صرف اور صرف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا۔ کہ جس نے اس صحابی کو پستی سے اٹھا کر آسمانِ بلندی تک پہنچا دیا۔ ورنہ یہ مقدس انسان اسلام لانے سے قبل بھی تو ابن آدم ہی تھا۔ پھر اسے یہ ارفع و اعلیٰ مقام کیوں نصیب ہوا؟

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اس عاشق صادق صحابی پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی بڑے بڑے احسان تھے۔ ان احسانوں میں سے ایک بڑا احسان یہ بھی تھا۔ کہ آپ نے اسے امیہ سے خرید کر آزادی کا سانس لینے کا موقع بخشا تھا۔ اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کا وارفتہ عقیدت رکھنا ایک طبعی امر تھا چنانچہ جب حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے رحلت فرمائی۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس پروانۂ شمع محمدی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بات کی اجازت طلب فرمائی۔ کہ اب وہ علاقہ عراق اور شام میں خدمتِ اسلام کا کچھ کام سرانجام دے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف محبت بھری نگاہ سے دیکھ کر فرمایا۔ اے خدا تعالیٰ کے مقدس رسول کے جانثار غلام! میرا دل نہیں چاہتا کہ تجھے اس بڑھاپے کے عالم میں جدائی کی اجازت دوں اور تو کسی اور جگہ چلا جائے۔

اللہ اللہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مقدس صحابہ میں آپس میں کتنی باہمی الفت و محبت پائی جاتی تھی۔ کہ ایک دوسرے کی جدائی وہ بمنزلہ موت کے مترادف خیال کرتے تھے۔

غرض اس ذکر کردہ صحابی نے اسلام کو قبول کرنے کے بعد ایسی ایسی روحانی منازل اور مقامات طے کئے۔ کہ آج جب کہ عہد نبوی کو چودہ سو برس گزر رہے ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والے بعد نبوی کے باعث کچھ روحانیت سے کوسوں دور جا چکے ہیں۔ پھر بھی ان کی زبانوں پر جب اس جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آتا ہے۔ تو ان کے دلوں میں از سر نو ایمانی روح جوش مارنے لگتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدس صحابیؓ کی دلکش اور روح پرور آواز ان کے وجود میں مسجد نبوی میں دیا کرتا تھا، انہیں موت و حیات کی کشمکش سے نکال کر الیٰ اطمینان قلب بخشتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ پھر یہ روحانی زندگی کا سانس لینے لگے ہیں۔

یہ عہد نبویؐ کا نامور اور جلیل القدر صحابی کون تھا؟ جس کے ساتھ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہ کو انتہائی درجہ کی الفت و محبت تھی۔ — حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے

اے خدا! تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ مقدس پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔ تا کہ ابد الآباد تک ان کا مقدس نام آسمان ہدایت پر ستاروں کی مانند چمکتا رہے آمین اللھم آمین

ایک معلم کی خدمات

نظارت تعلیم و تربیت میں ایک صاحب جو حافظ قرآن ہیں۔ اور دینی مسائل کی واقفیت رکھتے ہیں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اگر کوئی جماعت ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ تو نظارت ہذا سے خط و کتابت کریں۔ اور تحریر فرما دیں۔ کہ کس قدر معاوضہ پر وہ رکھ سکیں گے۔ حافظ صاحب قرآن کریم حفظ بھی کرا سکتے ہیں۔ اور دینی مسائل سے بھی واقفیت بہم پہنچا سکتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ

کیلئے سفر کرنے کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ پٹرول والی بسوں میں سفر کریں جو سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے پانچ بجے شام کے چلتی ہیں۔ (چودھری) محمد دار خان مینیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز شیخ احمد محمود صاحب لندن ہسپتال میں سنگ گردہ کے اپریشن کے لئے داخل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بذریعہ تار درخواست دعا کی ہے۔ احباب کرام ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبید اللہ ہومیو پیتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی طرف سے

ہالینڈ کے نومسلم بھائی مکرم ظفر اللہ صاحب کاخ کی خدمت میں سپاسنامہ

مورخہ ۲۸ ؍ بروز بدھ بوقت ۶ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے مکرمی ظفر اللہ کوخ صاحب آف ہالینڈ کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا تلاوت و نظم کے بعد ایڈریس اردو میں اور پھر انگریزی میں پڑھا گیا۔ جو ذیل میں درج ہے۔ اور جواباً مکرمی ظفر اللہ کوخ صاحب نے پہلے انگریزی میں اور پھر اردو میں تقریر کی اور بتایا کہ "آپ نے اسلام کیسے قبول کیا" اور کیوں؟ آپ نے فرمایا اسلام ایسا کامل مذہب ہے جس میں ہر قسم کے احکام بتفصیل پائے جاتے ہیں۔ مثلاً گذشتہ الہامی کتب میں رعایا اور حکومت کے متعلق احکام۔ گھریلو زندگی کے متعلق احکام نہیں ملتے ایسے ہی اور بہت سے احکام ہیں جن کے متعلق دوسری کتب خاموش ہیں اور مغربی اقوام عیسائیت کی تعلیم سے برگشتہ ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی زندگی کو عیسائیت کے مطابق ڈھالیں وہ عیسائیت کی تعلیم کو اپنی طرز زندگی کے مطابق ڈھال رہے ہیں اور پیاسی روحیں سچائی کے حاصل کرنے کے لئے بیقرار ہیں ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ دوسرے لوگوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں اور آگاہ ہونے پر وہ خود بخود میری طرح مسلمان ہو جائیں گے۔ میں اپنے ملک سے جو یہاں سے پانچ ہزار میل دور ہے آیا ہوا ہوں مگر پھر بھی خوش ہوں کہ اپنے مسلم بھائیوں میں ہوں یہی ایک خصوصیت ہے کہ اسلام میں مساوات ہے اور سب مسلم بھائی ہیں

بعد ازاں امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ میاں بشیر احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی اور فرمایا کہ انشاء اللہ اسلام کا دنیا میں پھر ایک دفعہ غلبہ ہوگا۔ اور دنیا میں صرف اور صرف ایک ہی مذہب ہوگا اور وہ اسلام۔ اور دنیا میں صرف ایک ہی رسول مقبول ہوگا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا اور دوستوں کی توقع سے زیادہ لوگ جمع تھے اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

(خاکسار نواب الدین قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

ایڈریس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کا یہ اجتماع اپنی حیثیت میں ہمارے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام آپ کے وجود میں اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھتے ہیں جو آج سے قریباً ۶۰ سال پہلے ایک بالکل گمنام بستی سے دنیا کے سامنے آپ نے اللہ تعالے سے خبر پا کر دیا جس کے الفاظ یہ ہیں

يأتيك من كل فج عميق

يأتون من كل فج عميق

یعنی بہت دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے جس کا مطلب دراصل یہ تھا کہ اسلام احمدیت کی شکل میں دنیا کے گوشوں میں پھیل جائے گا۔ چنانچہ جوں جوں اسلام جانباز ان احمدیت کے ذریعہ انگلینڈ، امریکہ، جرمنی وغیرہ میں پھیلتا جا رہا ہے ہم متواتر اس پیشگوئی کی سچائی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

محترم بھائی! ہم خوشی اور مسرت سے بھرے ہوئے جذبات کے ساتھ آپ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالے نے آپ کو ہالینڈ جیسے ملک میں سب سے پہلے حق کو قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ اور آپ کو ہمارے ساتھ اخوت کی زنجیر میں منسلک کر دیا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداءً فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا

مکرمی! آپ کو مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ذریعہ پیغام حق پہنچا۔ جو مدت تک انگلستان میں سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مبلغ اسلام کی حیثیت سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں آپ آج کل کراچی میں مقیم ہیں اور ایک ڈچ فرم میں بحیثیت منیجر کام کر رہے ہیں اور کوئٹہ میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے تشریف لائے تھے ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہماری درخواست پر یہاں تشریف لانا منظور فرمایا۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے اگر آپ "میں نے اسلام کس طرح قبول کیا" پر اپنے خیالات کا اظہار فرما کر ہمارے ایمان کو تازگی بخشیں۔

جب ہم اللہ تعالے کا کوئی وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے ایمانوں میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ایمان مستحکم ہوتا ہے۔ ہم کیا ہی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور اللہ تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں آپ کو پہنچانے کی توفیق بخشی۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے حضور کی ہزارہا پیشگوئیوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔ آئندہ بھی ہم امید رکھتے ہیں کہ باقی تمام پیشگوئیاں بھی اپنے اپنے وقت پر پوری ہوں گی اور اسلام زمین کے کناروں تک پھیلیگا اور جیسا کہ آج ہمیں یورپ کا ایک احمدی دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ یورپ میں ایک غیر مسلم کا ملنا محال ہوگا۔

ہمارے مکرم دوست! آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم آپ کے ایمان میں ترقی دے۔ اور اسلام کا سچا خادم بنائے اور وہ نور ہدایت جسے آپ نے حاصل کیا ہے اسے آپ آگے پھیلائیں اور دنیا کے چاروں اطراف میں بسنے والی پیاسی روحیں پھر اس چشمہ کوثر یعنی اسلام سے اپنی پیاس بجھائیں۔ آمین

چندہ کی ضرورت اور اس کا فائدہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۰ء کے جلسہ سالانہ پر چندہ کی ضرورت اور اس کے فائدے کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اس بات کو خوب یاد رکھو کہ قرب الہٰی کے مدارج کی ترقی نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ فرائض ادا کرنا انسان کو صرف جہنم سے بچاتا ہے۔ مگر نوافل جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ پھر فرضوں میں کئی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں ان کو پورا کرنے کیلئے ساتھ سنتیں رکھ دی گئی ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ میں جو کوتاہیاں رہ جاتی ہیں ان کو صدقہ دور کر دیتا ہے۔ تیسری چیز چندہ ہے جو دین کے جہاد کے لئے ضروری ہوتا ہے یہ جہاد خواہ تلوار سے ہو یا قلم اور کتب سے یہ بھی ضروری ہے کیونکہ زکوٰۃ اور صدقہ تو غربا کو دیا جاتا ہے اس سے کتابیں نہیں چھاپی جا سکتیں اور نہ وہ مبلغوں کو دیا جا سکتا ہے۔

چندہ دینے کا فائدہ یہ ہے کہ بعض ایسے مسلمان ہوتے ہیں۔ جو دین کی خدمت میں اتنا وقت نہیں لگا سکتے۔ جتنا لگانا ان کے ذمہ ہوتا ہے۔ وہ اور کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے چندہ رکھدیا گیا ہے مثلاً ایک زمیندار جو بہت زیادہ وقت دنیاوی دھندوں میں لگا دیتا ہے اور بہت تھوڑا وقت خدا کے لئے صرف کرتا ہے۔ چندہ کے ذریعہ اس کی اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

پس چندہ وہ قیمت ہے جو انسان اس کوتاہی کی ادا کرتا ہے۔ جو اس سے ہوتی ہے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سے پورا حق ادا نہیں ہوتا۔ اس لئے کوئی یہ نہ سمجھے کہ چندہ دے کر وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گیا۔ اس سے صرف کمی پوری ہوتی ہے"

مگر اب گذشتہ ایک دو ماہ سے یہ کمی بھی پوری نہیں ہو رہی اور چندوں کی آمد کی رفتار بہت گری ہوئی ہے۔ احباب جماعت اور عہدہ داران مال سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور چندہ جات لازمی کی رقوم وصول کے ساتھ ساتھ ہی روانہ مرکز کرتے رہیں۔ تاکہ فوری اور ہنگامی کاموں میں التوا واقع نہ ہو۔ اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو

(نظارت بیت المال)

عہدہ داران مال ضلع سیالکوٹ متوجہ ہوں

جیسا کہ روزنامہ الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال کی ایک کانفرنس بھی ہو گی۔ جس میں مرکز سے مکرم ناظر صاحب بیت المال بھی شرکت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

عہدہ داران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس موقعہ پر تشریف لاتے ہوئے اپنی اپنی جماعتوں کے متعلق ریکارڈ بیت المال مع مندرجہ ذیل کوائف بھی تیار کر کے لیتے آویں

۱۔ فہرست نادہندگان چندہ جات لازمی (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) مع تفصیل وجوہات نادہندگی۔

۲۔ فہرست بقایاداران چندہ جات لازمی مع وجہ بقایا

۳۔ مندرجہ بجٹ کے مطابق وصولی کی کمی کے بواعث

۴۔ فہرست بقایا داران چندہ حفاظت مرکز

سارو فلین کونین کا بہترین بدل: ملیریا کا فوری علاج ۱۰۰ ٹکیہ چار روپے فی ٹکیہ تین پیسے ملنے کا پتہ: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

نمبر ۲۳۳ جلد ۳ — روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم — اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

132
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

خدام الاحمدیہ مذہبی جماعت ہے سیاسی نہیں

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی (خلیفۃ المسیح الثانی)

مجلس خدام الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

پہلا اجتماع — ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء — مسجد نور قادیان

دوسرا اجتماع — ۲۵ دسمبر ۱۹۳۹ء — زنانہ جلسہ گاہ بیرون قادیان

تیسرا اجتماع — ۶-۷ فروری ۱۹۴۱ء — مسجد اقصیٰ قادیان

چوتھا اجتماع — ۱۷-۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء — میدان دار الشکر قادیان

ہم جو خادم احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے (خلیفۃ المسیح الثانی)

پانچواں اجتماع — ۲۲-۲۳-۲۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء — میدان دار الشکر قادیان

چھٹا اجتماع — ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء — میدان دار الانوار قادیان

ساتواں اجتماع — ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء — میدان دار الشکر قادیان

آٹھواں اجتماع — ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء — میدان دار الشکر قادیان

نوجوانانِ احمدیت کے اس نہایت اہم اجتماع میں

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بشرط صحت و فرصت اپنے خدام کو پُر معارف اور ایمان افروز ارشادات سے مستفیض فرمائیں گے

۲۔ خادمانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت دی جائے گی۔

۳۔ خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کی اہمیت و تفاصیل اور عملی ٹریننگ کے متعلق تقاریر ہوں گی۔

۴۔ علمی۔ اخلاقی اور ورزشی مقابلے ہوں گے۔

۵۔ تحریک خدام الاحمدیہ کے متعلق مفید مشورے حاصل کرنے کے لئے خدام کی ایک نمائندہ شوریٰ کا انعقاد ہوگا!

۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے آئندہ صدر کا انتخاب بھی اسی اجتماع میں ہوگا۔

۷۔ تمام خدام کھلے میدان میں اپنے خیمے نصب کر کے قیام کریں گے۔ اور ان کا تمام پروگرام ایک نظام کے ماتحت ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

۸۔ خدام کے علاوہ اطفال کے لئے بھی علیحدہ پروگرام ہوگا۔

تمام خدام و اطفال کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس نہایت ضروری اجتماع کو بہمہ وجوہ کامیاب کرنے کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے پورے سامان کے ساتھ ایک منظم طریق پر اس نہایت اہم اجتماع میں شریک ہوں۔

کیونکہ: "وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے"

الداعی:۔ محبوب عالم خالد ایم اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

سرمہ مبارک:۔ قیمت فی تولہ ۲/۸/ فہرست مفت طلب فرمائیں:۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہز امپیریل مجسٹی محمد رضا خاں پہلوی شاہ ایران کے مختصر حالات زندگی

ہز امپیریل مجسٹی محمد رضا خان پہلوی شاہ ایران، جو اس موسم سرما میں سرکاری طور پر پاکستان تشریف لا رہے ہیں، ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے تھے۔ طہران کیڈٹ اسکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے جہاں ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک مقیم رہے واپس آنے کے بعد طہران ملٹری کالج میں داخل ہوئے۔ جہاں دو سال تک بڑی سخت تربیت حاصل کرتے رہے۔ اپنے والد کی تخت سے دستبرداری کے بعد ستمبر ۱۹۴۱ء میں ایران کے تخت پر جلوس فرمایا۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں ہز رائل ہائنس شہزادی فوزیہ (مصر) سے عقد کیا۔ جن سے ایک لڑکی ہے

ہز امپیریل مجسٹی اسپورٹس کے بہت بڑے سرپرست ہیں ٹینس خوب کھیلتے ہیں اور ہوا بازی کا شوق رکھتے ہیں۔

ہز امپیریل مجسٹی کو ایران کی صنعتی ترقی کا بہت خیال ہے اور یورپ میں اپنے گذشتہ دورہ میں آپ نے بہت سے صنعتی اداروں کا بالخصوص معائنہ فرمایا تھا۔ ہز امپیریل مجسٹی ایرانی افواج کے کمانڈر انچیف بھی ہیں اور آپ کو بہت سے ممالک سے متعدد اعزازات اور تمغے ملے ہیں

ابھی کسی بین المملکتی کانفرنس کے آثار موجود نہیں

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی روپے کی قیمت کی تخفیف کی وجہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ ابھی تک اس کے بارے میں دونوں حکومتوں کے مذاکرات کے آغاز کے کوئی آثار نظر نہیں آتے دونوں ملکوں میں کوئی خاص تجارتی لین دین نہیں ہو رہا نہ ہی عام مال ایک ملک سے دوسرے ملک کو بھیجا رہا ہے۔ اس وقت جو مال آ جا رہا ہے اس کا کرنسی کے تبادلے سے کسی قسم کا تعلق نہیں کیونکہ وہ پچھلے سودوں کے مطابق عمل میں آ رہا ہے۔

حکومت ہند نے حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا ہے کہ ہندوستان پاکستان کی مقرر کردہ نئی شرح مبادلہ قبول نہیں کرے گا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ سونے کے مقابلے میں پاکستان کے روپے کی قیمت اس سے بہت تھوڑی ہے۔ جس کا اعلان پاکستان نے محض اس بنیاد پر کر دیا ہے کہ اس نے روپے کی قیمت نہیں گھٹائی۔ ہندوستان نے دونوں ملکوں کی مجوزہ کانفرنس کے متعلق کسی قسم کی کارروائی نہیں کی۔ البتہ ہندوستان میں یہ عام رائے پائی جاتی ہے کہ کرنسی کا معاملہ منڈی کے حالات کے آزادانہ کاروبار پر چھوڑ دیا جائے

بمبئی میں محترمہ فاطمہ جناح کی جائداد

کراچی میں تبادلہ کی اجازت نہ ملی

نئی دہلی۔ ۱۱ اکتوبر۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے بمبئی میں محترمہ فاطمہ جناح کی جائداد کا کراچی میں دو متقاء ہندوؤں کی جائداد سے تبادلہ کرنے کی اجازت نہیں دی

سرکاری حکام انتخابات میں غیر جانبدار رہیں گے

کوئٹہ ۱۱ اکتوبر۔ آج گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے بلوچستان ۔۔۔۔ مسلم لیگ کو یقین دلایا کہ بلوچستان کے نئے انتخابات میں حکام کسی فریق کی حمایت نہیں کریں گے۔ اور جانبدار حکام کے خلاف نہایت سخت کارروائی کی جائے گی۔

کشمیر سے چند اتحادی مبصروں کی واپسی

سرینگر ۱۱ اکتوبر:۔ آج کشمیر کے ہندوستانی علاقہ میں مقیم ۵۔ امریکی اور ۵ میکسیکو کے مبصر اپنی میعاد ملازمت ختم کرنے کے بعد سرینگر سے روانہ ہو گئے۔ امریکی مبصروں کی جگہ لینے کے لئے دو امریکن مبصر پہنچ گئے ہیں اور باقیماندہ کے ایک ہفتہ تک پہنچنے کی توقع ہے میکسیکو کے مبصر بھی عنقریب پہنچ جائیں گے۔

کمیونسٹ فوجیں کانٹن سے بمشکل ۶۰ میل دُور رہ گئیں

ہانگ کانگ ۱۱ اکتوبر:۔ چین کی جو کمیونسٹ فوج جنرل چن گنگ کی زیر قیادت ہانکو کانٹن ریلوے کے ساتھ ساتھ پیش قدمی کر رہی ہے۔ وہ کانٹن سے بمشکل ساٹھ میل دور رہ گئی ہے نیشنلسٹ فوج کے ایک ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ اس ریلوے پر کمیونسٹ ینگ ٹاک کے شمال میں تمام اہم مقامات پر قابض ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے یہ خبر ملی تھی کہ نیشنلسٹ فوجیں کانٹن سے ۵۵ میل دور سنکیوان کے مقام پر جمع ہو رہی ہیں جہاں وہ کانٹن کی طرف کمیونسٹوں کی پیشقدمی کے راستہ میں آخری رکاوٹ حائل کرنے کی کوشش کریں گی۔ چنانچہ آج نیشنلسٹ فوجیں اس مقام پر جمع ہو گئیں۔

پاکستان کو اساتذہ اور پروفیسروں کی ضرورت

لندن ۱۱ اکتوبر: "ایشیاٹک ریویو" نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں حکومت پاکستان کے تعلیمی مشیر ڈاکٹر ایم حسن کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ پاکستان کی بہت بڑی ضرورت یہ ہے کہ اس کے تعلیمی اداروں کو موزوں عملہ مل جائے "ایشیاٹک ریویو" دراصل ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن لندن کا رسالہ ہے اور اس نے متذکرہ صدر بیان ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی اس بحث کے سلسلے میں شائع کیا ہے۔ جو "پاکستان میں تعلیم" کے موضوع پر ہوئی ہے۔ اس بحث میں سر جان سارجنٹ (ٹیکنیکل تعلیم کے ماہر) کے علاوہ ڈاکٹر حسن دیو ونڈر بار نے (لاہور کے سابق ایشیا ...) ڈاکٹر ایس پانیل (جو برعظیم ہند کے کئی تعلیمی اداروں میں کام کر چکی ہیں) ڈاکٹر ملک وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی اور پروفیسر ڈنکلف سابق پروفیسر علیگڑھ یونیورسٹی نے بھی حصہ لیا۔

ڈاکٹر حسن نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ حکومت پاکستان چاہتی ہے کہ پاکستان کے طلباء کے لئے بہترین تعلیم کا انتظام کرے آپ نے امید ظاہر کی کہ دوسرے ممالک پاکستان کے اس اہم اقدام میں اس کی پوری مدد کریں گے۔ پاکستان میں ہر فرقے اور مذہب سے تعلق رکھنے والوں کے لئے اپنی ثقافت اپنے مذہب اور اپنی روایات پر قائم رہنے کی پوری آزادی ہے اگر حکومت پاکستان نے اپنے تعلیمی سسٹم کی بنیاد اسلامی طریقے پر رکھی ہے۔ تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے مذہب کی آزادی نہیں ہے۔

پاکستان کے محکمہ تعلیم کو اساتذہ کی بڑی تعداد کی ضرورت ہے۔ اسکے علاوہ وہ عمارتوں اور تعلیمی لوازم کی کمی محسوس کر رہے ہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں کراچی کی مثال پیش کی اور کہا کہ اس شہر کی آبادی ۱۰ دس لاکھ سے زیادہ ہے اس شہر میں ایسے لڑکوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے کم نہیں جو سکولوں میں داخل ہونے کے قابل ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صرف اسی شہر کو دو سو کے قریب سکولوں کی اور اساتذہ کی ضرورت ہے۔

مسئلہ کشمیر پر سردار ابراہیم کی تقریر

کراچی ۱۱ اکتوبر: آج صدر حکومت آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم نے ایک پبلک جلسہ میں اعلان کیا ہے کہ "حکومت پاکستان نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں آزاد و غیر جانبدار استصواب کی مؤید ہے اور اس موقف سے روگردانی کرتے ہوئے ہندوستان سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

اقلیتوں کے حقوق کی کمیٹی

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ بعض اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ اقلیتوں کے حقوق کی کمیٹی جس کے صدر ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب ہیں۔ دارالحکومت میں ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو گی۔ اس خبر میں زیادہ صداقت نہیں ہے۔ اس لئے اس کمیٹی کے اجلاس کی ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔

مجلس دستور ساز پاکستان کی دفاعی و صوبائی آئین کمیٹی کا اجلاس کراچی میں ۱۷ اکتوبر سے ۲ نومبر تک ہو گا۔

خان عبدالقیوم وزیر اعظم سرحد کی قیادت میں کامل اعتماد کا اظہار

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ سرحد اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے وزیر اعظم صوبہ سرحد کی زیر صدارت ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی۔ جس میں وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں کی قیادت پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ کل بیس میں سے اٹھارہ ارکان شریک اجلاس ہوئے۔ قرارداد سالار اسلم خاں نے پیش کی جس میں کہا گیا "مسلم لیگ اسمبلی پارٹی خان عبدالقیوم کی قیادت میں مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے اور ان سے ایسی تمام شر انگیز افواہوں کی تردید کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ جن کا مقصد افتراق انگیزی ہے۔ ان افواہوں میں کہا گیا تھا کہ ہمارے لیڈر کو صوبہ سے باہر کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ ہماری یہ متفقہ رائے ہے کہ ان کی خدمات کی اصل ضرورت صوبہ سرحد میں ہے۔ لہذا ہم انہیں یہ اجازت نہیں دیں گے۔ کہ وہ ہمیں ان خدمات سے محروم کریں۔ پارٹی کا اجلاس ۳ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا ۱۹۳۵ء کے شریعت بل میں ایک ترمیم منظور کر لی گئی۔ جس کے مطابق وراثت سے متعلق ایک دفعہ میں مناسب ردوبدل ہو گا۔ اس ضمن میں بیواؤں اور لڑکیوں کے حقوق کی مزید وضاحت کر دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

قانون امتناع شراب پر بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ شراب کشید یا فروخت کرنے والے کو چھ ماہ کی بجائے دو سال تک قید کی سزا دی جائے لگان داری کی اصلاحات کا بل اور یونیورسٹی بل زیر بحث نہ لائے گئے۔ کیونکہ سیلیکٹ کمیٹی ابھی ان پر غور کر رہی ہے

جموں و کشمیر کے نادار پناہگزینوں کیلئے ڈپو

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے اطلاع دی ہے کہ میٹ روڈ پر ایک ڈپو جموں و کشمیر کے نادار پناہ گزینوں کو مفت راشن تقسیم کرنے کے لئے کھول دیا گیا ہے تمام پناہ گزین جن کو راشن کارڈ جاری کئے گئے ہیں۔ اسی وقت سے اس ڈپو سے راشن حاصل کر سکتے ہیں۔